احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعرات 4-مارچ 1999ء-15 ذی قعدہ 1419 ہجری-4-امان 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 50

تکبر نہ کرو

حضرت حارثہ بن وھبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا-

کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ دوزخی لوگ کون ہیں-

سرکش بد خلق اور متکبر-

(صحیح بخاری کتاب الادب باب الکبر)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے- مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے- پس مجھ سے سمجھ لو (-)

ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے- کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دے دے- ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کرکے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی- اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے- ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے- اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے- ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کرکے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھا ہے- سو تم اے عزیزو! ان تمام باتوں کو یاد رکھو- ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو- ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے- ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے- ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے- ایک شخص جو دعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے- اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے- اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے- سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ-

(روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 402)

بیوت الحمد منصوبہ

○ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیوت الحمد کی بابرکت تحریک کے ثمرات سے سینکڑوں مستحقین مستفیض ہو رہے ہیں- بیوت الحمد کالونی جو نوے مکانوں پر مشتمل ہے اور ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ ہے اس میں 84 سے زائد مستحق خاندان رہائش کی سہولت سے فیضیاب ہو رہے ہیں- ابھی پہلے مرحلہ کی تکمیل میں کالونی کے دس مکان تعمیر ہونا باقی ہیں-

اسی طرح ساڑھے تین صد سے زائد خاندانوں کو ان کے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے- کئی مستحق گھرانے اس امداد کے منتظر ہیں-

احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ مستحق افراد کی خدمت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں- اور حسب استطاعت ضرور شمولیت فرمائیں-

یہ مالی قربانی آپ اپنی اپنی جماعتوں میں بھی نظام کے تحت پیش کر سکتے ہیں- اسی طرح براہ راست خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مد بیوت الحمد میں بھی داخل کروا سکتے ہیں- اللہ تعالیٰ آپ کو خدمت خلق کی توفیق اور سعادت سے نوازتا رہے-

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

ضرورت کمپیوٹر

پروگرامر/اپریٹر

○ خلافت لائبریری ربوہ کو اپنے کمپیوٹر کی Management اور Programe Development کی غرض سے مندرجہ ذیل کوالیفیکیشن پر پورا اترنے والے مخلص احمدی کارکن کی ضرورت ہے-

1- تعلیم کم از کم B.sc

2- کم از کم ایک سالہ پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ یا مساوی کورس

Database Management System

Xbase یا Oracle

میں کم از کم ایک سالہ عملی تجربہ

Novelle Networking یا

Windows NT Networking

پر کام کا تجربہ درخواستیں بنام انچارج خلافت لائبریری ربوہ بمعہ تصدیق صدر/امیر جماعت 10-مارچ تک آنی ضروری ہیں-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب- مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 50

دعا کی برکت سے مقدمہ قتل سے رہائی

حضرت مولوی نظام الدین صاحب آف جوڑا قصور (والد ماجد حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال مجاہد انگلستان) کا شمار حضرت مسیح موعود کے بزرگ رفقاء میں سے ہوتا ہے آپ کا نام فہرست مبایعین مطبوعہ الحکم 31 مارچ 1900ء کے صفحہ 7 کالم 2 میں درج ہے- آپ تحریر فرماتے ہیں-

"جب میں نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی- تو اس وقت مجھ پر ایک قتل کا مقدمہ تھا- اور سیشن کے سپرد ہو گیا تھا- میں حضرت خلیفہ اول کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے پاس دعا کے لئے گیا- حضرت مسیح موعود نے دعا کی پھر تیسرے دن میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ساتھ اجازت لینے کے لئے حضرت مسیح موعود کے پاس گیا- اور کہا کہ میں جاتا ہوں حضور میرے لئے دعا فرمادیں- آپ نے فرمایا-

جاؤ- میں نے آپ کے لئے بہت دعا کی ہے- آپ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور چھوٹ جائیں گے- اور فرمایا کہ مقدمہ کی ضرور کوشش کریں-

میں نے کہا کہ میں کیا کوشش کروں- کوشش کیا کر سکتی ہے- آپ دعا فرمادیں- تو آپ نے یہ الفاظ فرمائے- کہ آپ دعا کریں- کوشش بھی ایک قسم کی دعا ہوتی ہے- پھر قادیان سے اپنے گاؤں جوڑہ آیا- یہ بات آکر لوگوں کو سنادی..... مجھے اطمینان ہو گیا- کہ حضرت مسیح موعود نے بھی دعا کی ہوئی ہے- اس واسطے مجھے اب رہائی ہو جائے گی- لیکن ساتھ ہی حالات مقدمہ کو دیکھ کر دل میں بہت سی گھبراہٹ بھی پیدا ہوتی تھی- کیونکہ تمام گواہوں نے یہی گواہی دی تھی کہ چوہدری نظام الدین نے ہی قتل کرایا ہے- اور یہی لوگوں کو اکساتے ہیں- اصل بانی مبانی یہی ہے- (حالانکہ یہ بالکل غلط تھا- اس وقت میں وہاں موجود ہی نہ تھا) یہاں تک کہ بی- جی اتریز بیرسٹر تھا وہ کہتا تھا- کہ آپ کسی طرح نہیں بچ سکتے- دوسروں میں سے شائد کوئی بچ جائے تو بچ جائے- یہ خواب میں نے عام وہابیوں کو سنائی- تو میرے پھوپھی زاد بھائی چوہدری مصری نے کہا- کہ لگا ہوا سیشن میں اور کہتا ہے- کہ میں چھوٹ جاؤں گا- میں نے کہا کہ مجھے خدا کہہ رہا ہے- کہ تو چھوٹ جائے گا- اس کی بات غلط نہیں ہوتی- اس لئے میں چھوٹ جاؤں گا- چنانچہ سیشن جج نے مجھے بری کر دیا- اور باقی سات شخص جن پر مقدمہ تھا- وہ قید ہو گئے- اس کے بعد ملزموں نے ہائی کورٹ میں اپیل کی اور بنچ کے سامنے مقدمہ پیش ہوا- کلارک ایک انگریز جج بھی ان میں تھا- وہ میرے والد صاحب چوہدری غریب ذیلدار سے واقف تھا- ان کے سامنے وکلاء نے بحث شروع کی- اور اس بات پر زور دیا- کہ جس بنا پر چوہدری نظام الدین کو چھوڑا گیا ہے- وہ یہی معلوم ہوتی ہے- کہ صفائی کے گواہ سچے ہیں- اور استغاثہ کے گواہ جھوٹے ہیں- لہٰذا باقی ملزموں کو بھی چھوڑا جائے- جس پر جج نے کہا کہ میں سات سال ضلع لاہور ڈپٹی کمشنر رہا ہوں- اور چوہدری غریب ذیلدار کے خاندان کو خوب جانتا ہوں- استغاثہ کے گواہ سب سچے ہیں- اور صفائی کے گواہ سب جھوٹے ہیں- کیونکہ ملزمان کا سارا خاندان قریباً قید ہو گیا ہے- اس لئے بوٹا رام سیشن جج نے محض رحمدلی کر کے چوہدری صاحب کو چھوڑ دیا ہے- تاکہ یہ خاندان نابود نہ ہو جائے- ورنہ ان کے رہا ہونے کی کوئی وجہ مسل میں موجود نہیں- اور میں اب بھی ان کو گرفتار کر سکتا ہوں- لیکن میں بھی ان پر رحمدلی کرتا ہوں- چنانچہ وہ اپیل خارج ہوئی- ان کی قید بحال رہی-

اور مجھے خدا تعالیٰ نے رہائی بخشی-

(الحکم 21 جولائی 1938ء صفحہ 5-6)

مرشدِ ربّانی کی توجہ کا اثر

حضرت مفتی محمد صادق صاحب تحریر فرماتے ہیں-

"میری بیعت کے ابتدائی سالوں میں مجھے ایک صوفی طبع ملے جو اکثر صوفیاء سے ملا کرتے تھے یہ معلوم کر کے کہ میں نے حضرت مرزا صاحب کی بیعت کی ہے انہوں نے مجھے کہا کہ تم بہت جلد عیسائیوں آریوں وغیرہ اقوام مخالفین (دین) کے جواب دینے میں ایک خاص طاقت حاصل کرو گے میں نے کہا آپ کو کس طرح معلوم ہوا- انہوں نے جواب دیا کہ آپ نے جس شخص کی بیعت کی ہے اس کی توجہ ادیانِ باطلہ کے نیست کرنے کی طرف بہت بڑھی ہوئی ہے اور مرشد کی توجہ کا اثر مریدین پر پڑتا ہے

سو اس کا اثر میں اپنی جماعت کے افراد پر بہت دیکھتا ہوں ہر جگہ غیر مذاہب کے لوگوں پر احمدیوں کا بہت رعب ہے خواہ احمدی معمولی استعداد کا ہی ہو"

(بدر- قادیان 11- دسمبر 1913ء ص 5)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

جمعہ 5 مارچ 99ء

12-40 رات- جرمن سروس-
1-50 رات- چلڈرنز کارنر- تلفظ قرآن-
2-10 رات- فرام دی آرکائیوز- مجلس عرفان
3-15 رات- ہومیو پیتھی کلاس-
4-20 رات- عربی زبان سیکھئے-
4-35 رات- بجرے پھل-
5-00 رات- تلاوت- درس حدیث- خبریں-
6-00 صبح- چلڈرنز کارنر-
6-30 صبح- لقاء مع العرب-
7-35 صبح- کوئز تاریخ احمدیت-
8-00 صبح- اردو کلاس-
9-50 صبح- ہومیو پیتھی کلاس-
11-05 دوپہر- تلاوت- درس الحدیث- خبریں
12-05 دوپہر- چلڈرنز کارنر- تلفظ-
12-25 دوپہر- فرام دی آرکائیوز- مجلس عرفان
1-30 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-40 دوپہر- اردو کلاس-
3-45 سہ پہر- کمپیوٹر سب کے لئے-
4-25 شام- بنگالی سروس-
5-05 شام- تلاوت- درس ملفوظات- خبریں-
5-55 شام- درود شریف-
6-00 رات- خطبہ جمعہ- لائیو-
7-05 رات- ڈاکومنٹری-
8-00 رات- فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات-
8-35 رات- خطبہ جمعہ
9-50 رات- لقاء مع العرب-
11-05 رات- تلاوت- درس الحدیث-
11-30 رات- اردو کلاس-

ہفتہ 6 مارچ 99ء

12-40 رات- جرمن سروس-
2-00 رات- چلڈرنز کارنر-
2-15 رات- طبی معاملات- مسوڑھوں کے مسائل-
2-45 رات- خطبہ جمعہ 5-3-99
3-50 رات- فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات-
5-00 رات- تلاوت- حدیث- خبریں-
5-40 رات- چلڈرنز کارنر-
5-55 صبح- لقاء مع العرب-
6-55 صبح- خطبہ جمعہ 5-3-99
8-00 صبح- اردو کلاس-
9-05 صبح- کمپیوٹر سب کے لئے-
9-45 صبح- فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات-
11-05 دوپہر- تلاوت- درس الحدیث- خبریں
11-50 دوپہر- چلڈرنز کارنر-
12-05 دوپہر- سرائیکی پروگرام- ترجمۃ القرآن کلاس-
1-10 دوپہر- طبی معاملات- مسوڑھوں کے مسائل-
1-45 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- احمدیت کی صداقت-
2-35 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-45 سہ پہر- اردو کلاس-
5-05 شام- تلاوت- خبریں-
5-40 شام- ڈینش زبان سیکھئے-
6-05 رات- انڈونیشین پروگرام-
7-05 رات- بنگالی سروس-
8-00 رات- چلڈرنز کلاس-
9-15 رات- لقاء مع العرب-
10-15 رات- التفسیر الکبیر-
11-05 رات- تلاوت- درس الحدیث-
12-30 رات- اردو کلاس-

اتوار 7 مارچ 99ء

12-35 رات- جرمن سروس-
1-40 رات- چلڈرنز کارنر-
1-55 رات- مجلس سوال و جواب از لندن 4-1-86
3-15 رات- بچوں کی کلاس حضرت صاحب کے ساتھ-
4-20 رات- ڈینش زبان سیکھئے-
5-05 رات- تلاوت- سیرت النبی ﷺ - خبریں-
5-50 صبح- چلڈرنز کارنر- قرآن کوئز-
6-05 صبح- لقاء مع العرب-
7-10 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- صداقت احمدیت-
8-00 صبح- اردو کلاس-
9-20 صبح- ڈینش زبان سیکھئے-
9-50 صبح- چلڈرنز کلاس-
11-05 دوپہر- تلاوت- سیرت النبی ﷺ - خبریں
11-30 دوپہر- چلڈرنز کارنر- قرآن کوئز-
12-05 دوپہر- خطبہ جمعہ- 5-3-99
1-15 دوپہر- مجلس سوال و جواب- از لندن- 4-1-86

باقی صفحہ 7

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس عرفان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جسے کیسٹس سے مرتب کرکے پیش کیا جاتا ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب اصل کیسٹس ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کرسکتے ہیں۔

دورہ کراچی
فروری 1983ء

شادی میں ڈھولک بجانا

ایک خاتون نے پوچھا۔
کیا شادی میں ڈھولک بجانے کی اجازت ہے؟
فرمایا

شادی میں ڈھولک جتنا چاہیں بجائیں' یہ منع نہیں ہے' گانا بھی گائیں۔ آخر شادی اور موت میں کچھ فرق تو ہونا چاہئے لیکن ایسے مواقع پر ناجائز رسمیں نہ کریں۔ ناجائز رسمیں بظاہر معصوم بھی ہوں تو نہ کریں کیونکہ وہ معاشرہ کو بوجھل بنادیں گی اور مصیبتوں میں مبتلا کردیں گی لیکن (دین) نے جس حد تک جائز خوشی کا اظہار رکھا ہوا ہے اس میں منع نہیں کرنا چاہئے۔ آنحضرت ﷺ جب مدینہ تشریف لے گئے تو وہاں کی بچیاں دف بجا رہی تھیں جو ڈھولک ہی کی ایک قسم ہے اور گیت گا رہی تھیں۔ رسول اکرم ﷺ نے منع نہیں کیا بلکہ پسند فرمایا آپؐ کے ساتھ مرد بھی تھے انہوں نے بھی سنا۔

فرمایا۔ اس سے قبل بھی بیت مبارک ربوہ میں بھی ایک سوال ہوا تھا وہاں بھی میں نے یہی جواب دیا تھا کہ اگر عورت کی آواز میں پاکیزہ گیت گایا جارہا ہو۔ اور اس کے نتیجہ میں شر پیدا نہ ہوتا ہو تو کہاں منع کیا ہوا ہے۔ خدا نے۔ اگر عورت کی آواز سننا منع ہے تو مرد کی بھی منع ہونی چاہئے' وہ عورت کے دل میں تحریک پیدا کرے گی۔ پس اگر اشعار صاف اور پاکیزہ ہیں مثلاً درثمین کی نظمیں ہیں اس کے نتیجہ میں گند پیدا ہو ہی نہیں سکتا' یہ محض لغو بات ہے۔ اگرچہ ڈھولک بجانے کی بات اور ہے۔ لیکن اس میں بھی اگر اس قسم کے گیت گائے جائیں جن سے معاشرہ میں گند نہ پھیلے تو جائز ہے لیکن ڈھولک پر گندی گالیاں دینا اور سٹھنیاں دینا لغویات ہیں ان کو آپ اختیار نہ کریں۔ عام گیت چھیڑ چھاڑ کے' پیار کی باتیں ہیں مذاق بھی ہوتے ہیں' جائز ہیں اس میں گندگی اور غلاظتیں نہیں ہونی چاہئیں۔

فوتیدگی پر کھانا بانٹنے کی رسمیں

سوال ہوا کہ کسی کے فوت ہونے پر گھر والوں کو کھانا کھلانے کا جو رواج ہے' اس کی حیثیت کیا ہے؟

فوتیدگی میں کھانا بانٹنے کا تصور بالکل لغو' بے معنی اور بے جوڑ بات ہے۔ سوائے اس کے کہ صدقہ دے کوئی۔ اور آپ کسی کے مرے ہوئے کا صدقہ تو نہیں کھائیں گے اس لئے ظاہر بات ہے کہ آپ اس کو رد کردیں گی۔ اگر لوگ یہ کہیں کہ اس کے کھانے سے فوت ہونے والے کو ثواب پہنچتا ہے تو یہ ایک بیہودہ اور لغو رسم ہے جس کا شریعت میں کوئی بھی جواز نہیں ہے' اس لئے بھی اس کو رد کردیں۔ ویسے بھی نامناسب بات ہے دکھ کے موقع پر کھانے تقسیم کرنا ایسی بیہودہ رسم ہے اس کو توڑنا چاہئے۔

جس کا کوئی فوت ہوجائے اس کا لوگوں میں کھانا تقسیم کرنا بے معنی اور لغو بات ہے' اس سے پرہیز کریں' نہ ایسے کھانے کھائیں نہ ایسی حرکت کریں۔ جب کوئی فوت ہوجاتا ہے چند دن ایسے آتے ہیں کہ ان دنوں میں ملنے والے بہت' تعزیت والے بہت' انتظام کی مشکلات اور بسااوقات فوت ہونے والے ایسے بھی ہوتے ہیں جنہوں نے نقدی پیچھے نہیں چھوڑی ہوتی اس وقت ان کے بچوں یا بیویوں کے لئے پیسے مانگنا اور گھر کے اخراجات چلانا یہ مزاج کے خلاف بات ہے۔ اس لئے وہ کھانا تعاون باہمی کا ایک اظہار ہے اگر دکھاوے سے پاک ہو۔ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رسموں کے بہت خلاف تھے۔ انہوں نے اس خیال سے ایک نظم لکھی جس کا ایک مصرعہ یہ تھا۔

نہ غم کے عذر سے زردے پلاؤ فرنیاں آئیں

یعنی میں جب مروں تو مجھے اس ظلم سے باز رکھنا کہ غم کے بہانے تم بڑی بڑی پر تکلف دعوتیں بھیج رہے ہو۔ مناسب کھانا جو ایسے موقعوں کے لئے مناسب ہو بھیجنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور بعض دفعہ ہم چاول بھی ساتھ بھیج دیتے ہیں اس لئے کہ ان دنوں بعض بیمار ہوتے ہیں' ان کے کام آجائیں۔ اور کچھ دن کے بعد اگر کچھ میٹھا بھی بھیج دیں تکلف سے پاک رہ کر تو منع نہیں ہے۔ لیکن جہاں بھی یہ رسمیں تکلف میں داخل ہوجائیں گی اور سوسائٹی پر بوجھ بن جائیں گی وہاں منع کرنا پڑے گا۔ اس لئے حد اعتدال میں رہا کریں۔ اصل تعلیم (دین) کی حد اعتدال ہے جب نظام کی طرف سے دخل دیئے جاتے ہیں تو ہمیشہ حد اعتدال کو توڑنے کی وجہ سے دیئے جاتے ہیں۔ اگر آپ مناسب حد تک محض تعاون باہمی اور ہمدردی کے طور پر اور ان لوگوں کو انتظامی مصیبتوں سے نجات دینے کے لئے چند دن ریا سے پاک رہ کر مخفی طور پر کھانے بھجوائیں تو ٹھیک ہے۔ لیکن اگر مجمعے سج کر جائیں اور پتہ ہو کہ فلاں کے گھر سے آرہے ہیں تو پھر ریاکاری پیدا ہوگی اس سے بچنا چاہئے۔

خلیفہ وقت سے پردہ

ایک خاتون نے سوال کیا۔ کیا خلیفہ وقت سے پردہ ضروری ہے۔

خلیفہ وقت سے پردہ نہ کرنے کا یہ عذر کہ وہ روحانی باپ ہوتا ہے درست نہیں۔ پردے کی مختلف قسمیں ہیں۔ ایک ہے چہرہ ڈھانپنا اور اپنے آپ کو سمیٹ کر رکھنا۔ یہ پردہ ہر ایک سے ضروری ہے۔ خلیفہ وقت سے بھی ضروری ہے۔ لیکن گھر کے ماحول میں جس طرح بعض عزیز آتے رہتے ہیں۔ ان سے یہی پردہ کافی ہے یعنی اپنے آپ کو ڈھانک کر رکھنا اور چہرہ چھپانا ان سے ضروری نہیں ہوتا۔ ہم گھروں میں بے پردگی کی اجازت نہیں دیتے بلکہ Relax پردہ اس خیال سے کہ وہاں ماں باپ بھی موجود ہوتے ہیں کسی قسم کے خطرات نہیں ہوتے اور روزمرہ کا آنا جانا ہے وہاں برقعہ سمیٹ کر کہاں تک بیٹھا جا سکتا ہے۔ اس لئے وہ بھی پردہ ہی ہے لیکن پردے کی نرم قسم ہے۔ اس کی اجازت دی جاتی ہے۔ خلیفہ وقت کے سامنے جب آپ آتی ہیں یا اپنے کسی اور بزرگ کے سامنے جاتی ہیں تو اس وقت نرم پردہ کرنا منع نہیں ہے۔ لیکن پردے کی روح کو بہرحال قائم رکھنا چاہئے۔ یہ بات ہے جسے آپ ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ بعض دفعہ ایسی بچیاں ہوتی ہیں جو خلیفہ وقت کے سامنے اسی طرح بے تکلفی سے بیٹھ جاتی ہیں جس طرح اپنے ماں باپ کے سامنے بیٹھی ہوتی ہیں۔ ان میں زیادہ مین میخ کرنا دخل اندازی کرنا مناسب نہیں ہوتا حسب حالات سمجھ آجاتی ہے انسان کو کہ کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ مگر اصولی تعلیم یہی ہے جس کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ چہرہ کی Relaxation خلیفہ وقت کے علاوہ بھی ہے اور مناسب ماحول میں اگر یہ Relaxation ملے تو منع نہیں۔ لیکن جو عورتیں پورا پردہ کرتی ہیں ان کو میں نے کبھی منع نہیں کیا۔ نہ حضرت مصلح موعود (نور اللہ مرقدہ) اور خلیفہ ثالث (نور اللہ مرقدہ) نے کبھی منع کیا تھا بعض بچیاں سمٹ کر بیٹھتی ہیں مجھے خوشی ہوتی ہے جو یہاں پابندی کرتی ہیں وہ باہر جاکر اور بھی زیادہ کرتی ہوں گی۔

صدقہ جاریہ کی حقیقت

اس سوال پر کہ کسی فوت شدہ عزیز کو ثواب کس طرح پہنچایا جائے؟
فرمایا

آنحضرت ﷺ کی سنت سے یہ بات ثابت ہے کہ اگر کوئی اپنی زندگی میں نیکیاں کرتا ہو ان کو اس کی موت کے بعد بھی جاری رکھنا جائز ہے اگر زندگی میں قرآن نہیں پڑھتا مرنے کے بعد اسے قرآن بخشوایا جائے تو یہ لغو بات ہے۔ ایک شخص نے حضرت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں صدقہ و خیرات بہت کیا کرتی تھی اور اس کی خواہش تھی کچھ دینے کی لیکن وہ اس سے پہلے فوت ہوگئی تو میرے لئے کیا حکم ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم اس کی طرف سے صدقہ دو۔ اس کا ثواب خدا تعالیٰ اس کو دے گا۔ یعنی وہ نیکی کی نیت کرنے والی تھیں۔ لیکن موت حائل ہوگئی۔ اب اس کو جاری رکھنا منع نہیں۔ اس لئے جماعت میں اپنے بزرگوں کی طرف سے چندے دینا جائز سمجھا جاتا ہے اور اس کو کثرت سے رواج دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ہم بھی اپنے ماں باپ کی طرف سے چندے دیتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ دیتے تھے۔ لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ نادہند کا چندہ میں دینا شروع کردوں اس کا اسے ثواب ملے گا تو یہ لغو بات ہے۔ ایک آدمی خود تو ساری عمر چندہ نہ دیتا ہو۔ اور اس کا بچہ مخلص بن جائے اور کہے میں اپنے باپ کے چندے پورے کروں گا تو وہ اسی بچہ کے نام لگیں گے اس کے نادہند بزرگ کے نام نہیں لگیں گے تو جواز اس بات کا ہے کہ کسی سے جو نیکی ثابت ہو خصوصاً جو منفعت بخش نیکی ہو اس کو آگے جاری رکھنا جائز ہے اور اس کا ثواب بھی مل جاتا ہے۔

(ماخوذ مجالس عرفان۔ لجنہ اماء اللہ کراچی)

☆......☆......☆......☆

جماعتی میٹنگز میں شمولیت کی اہمیت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"وہ دن آنے والا ہے۔ جب احمدیت کے کاموں میں حصہ لینے والے بڑی بڑی عزتیں پائیں گے۔ لیکن ان لوگوں کی اولادوں کو جو اس وقت جماعتی کاموں میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے۔ دھتکار دیا جائے گا۔ جب انگلستان اور امریکہ ایسی بڑی بڑی حکومتیں مشورہ کے لئے اپنے نمائندے بھیجیں گی۔ اور وہ اسے اپنے لئے موجب عزت خیال کریں گے۔ اس وقت ان لوگوں کی اولاد کہے گی۔ کہ ہمیں بھی مشورہ میں شریک کرو۔ لیکن کہنے والا انہیں کہے گا کہ جاؤ تمہارے باپ دادوں نے اس مشورہ کو اپنے وقت میں رد کردیا تھا اور جماعتی کاموں کی انہوں نے پرواہ نہیں کی تھی۔ اس لئے تمہیں بھی اب اس مشورہ میں شریک نہیں کیا جاسکتا۔

پس اس غفلت کو دور کرو اور اپنے اندر یہ احساس پیدا کرو۔ کہ جو شخص سلسلہ کی کسی میٹنگ میں شامل ہوتا ہے۔ اس پر اس قدر انعام ہوتا ہے کہ امریکہ کی کونسل کی ممبری بھی اس کے سامنے ہیچ ہے اور اسے سو حرج کرکے بھی اس میٹنگ میں شامل ہونا چاہئے۔ اگر وہ اس میٹنگ میں شامل نہیں ہوتا تو اس کی غیر حاضری کی وجہ سے سلسلہ کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ لیکن وہ خود الٰہی انعامات سے محروم ہوجائے گا"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت 1956ء صفحہ 24)

محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی سیرۃ کے بعض پہلو

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب (جو حضرت اماں جان کے بھائی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ماموں ہونے کے شرف سے مشرف تھے) کو دیکھنے اور ملنے والے جانتے ہیں کہ ان کی زندگی کا سب سے بڑا اور اہم پہلو ان کی محبت الٰہی تھا۔ جن لوگوں کو ان کے قریب رہنے اور ان کو قریب سے مشاہدہ کرنے کا موقعہ ملا ہے وہ محسوس کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ان کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ ان کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا تھا کہ دن اور رات ان کو ایک لگن سی لگی ہوئی ہے۔ ایک تڑپ اور بے قراری ہے خدا تعالیٰ کے لئے۔ خدا تعالیٰ کی صفات کے ذکر میں وہ لذت محسوس کرتے اسی رنگ سے اس کا ذکر کرتے جس طرح کوئی اپنے کسی نہایت پیارے کا ذکر کرتا ہے اس کی رحمتوں اور برکتوں کا ذکر ان کی زبان پر رہتا۔ اس کے حسن کے تصور سے ان کی روح پر ایک مستی کی سی کیفیت طاری رہتی۔ اور پھر ان کی روح ہر وقت خدا تعالیٰ کی طرف پرواز کرنے کے لئے تیار رہتی اور یہ شعر ان کی زبان پر رہتا۔

تڑپتی روح ہے میری کہ جلدی ہو نصیب اپنے
ملاقاتِ شہِ خوباں لقائے حضرت باری

اپنی وفات سے کچھ عرصہ پیشتر انہوں نے ایک مضمون لکھا جو شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی کو یہ کہہ کر سپرد کیا کہ اس کو میری وفات کے بعد شائع کر دینا چنانچہ وہ الفضل میں شائع ہوا یہ مضمون ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔

"میں محمد اسماعیل ولد حضرت میر ناصر نواب ولد سید ناصر میر صاحب دہلوی آج اپنے احباب و اعزہ سے رخصت ہو کر عالم برزخ میں آ گیا ہوں" اس مضمون میں آگے چل کر فرماتے ہیں۔ "عالم بقا ہی اصل جگہ ہے جہاں صفات الٰہیہ اپنی پوری شدت کے ساتھ ہم پر جلوہ گر ہونے والی ہوتی ہیں آخرت کی ربوبیت دنیا کی ربوبیت سے شدید تر ہے آخرت کا رحم دنیا کے رحم سے ارفع تر ہے اور آخرت کی مالکیت دنیا کی مالکیت سے اعلیٰ ترین۔ موت تو صرف ایک دروازہ ہے جو ایک خاردار سرنگ کے سرے پر ہے اور دوست کو دوست سے اور بندہ کو اپنے مالک سے ملاتا ہے۔ پس چند کانٹوں کی خراشوں سے ڈر کر حسن ازلی کی طرف نہ جانا یا نعمت ابدی سے منہ پھیر لینا اور اس محسن کی طرف والہانہ شوقِ محبت اور عشق کے ساتھ قدم نہ اٹھانا محض بے وقوفی اور نادانی ہے۔ وہاں کا خدا دنیا کے خدا سے زیادہ مہربان ہے زیادہ کریم ہے زیادہ غفور ہے زیادہ منعم ہے زیادہ مجیب و قریب ہے زیادہ رؤف ہے زیادہ نافع ہے زیادہ حنّان و منّان ہے اور زیادہ سے زیادہ ہماری خواہشیں پوری کرنے والا ہے اور یقیناً ویسا نہیں ہے جیسا غیر مذاہب والے لوگوں نے اس کو سمجھ رکھا ہے یا ہم سے اکثر نے اس کو ہوا بنا رکھا ہے۔ اس نے تو انسان کو بہشت کے لئے اور اپنی صفات کے فیضان کے لئے پیدا کیا ہے پس یہ بدظنی اپنے محسن پر کیوں روا رکھی جا سکتی ہے کہ وہ ہم کو وہاں دائمی دکھ دینے کے لئے لے جاتا ہے۔ میں نے دنیا میں تکالیف ابتلا، مصائب اور بیماریاں سب دیکھے مگر ان میں بھی خدا کے فضل اور اس کی رحمت کو ہر قدم پر محسوس کیا پس اب جبکہ لقائے الٰہی کا مقام قریب تر ہوتا جاتا ہے میں کیونکر آگے بڑھنے یا انتقال مقامی سے ڈر سکتا ہوں۔ سوائے عزیزو تم بھی اس رحمان و رحیم خدا کی محسنانہ صفات پر ایمان بلکہ یقین رکھو...... میں نے ایک عظیم الشان نبی سے لے کر دنیا کی ادنیٰ ترین مخلوق کو اپنی آنکھوں سے دیکھا لیکن جو کرم جو رحم جو شفقت جو مروّت جو احسان مجھے اپنے خداوند خدا میں نظر آیا وہ ہرگز کسی دوسرے میں نظر نہیں آیا پس ایسے خدا تعالیٰ سے اور اس کے روبرو پیش ہونے سے ڈرنے کے کیا معنے؟"

خدا تعالیٰ کے لئے جو جوش محبت آپ کے دل میں تھا آپ کے عمل میں بھی جھلکتا تھا اور آپ کے کلام میں بھی۔ خدا تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔

مری خوشبو مرا نغمہ مرے دل کی غذا تم ہو
مری لذت مری راحت مری جنت شہا تم ہو
مرے دلبر مرے دلدار گنج بے بہا تم ہو
صنم تو سب ہی ناقص ہیں فقط کامل خدا تم ہو
مرے ہر درد کی دکھ کی مصیبت کی دوا تم ہو
رجا تم ہو غنا تم ہو شفا تم ہو رضا تم ہو
جفا میں ہوں وفا تم ہو دعا میں ہوں عطا تم ہو
طلب میں ہوں سخا تم ہو غرض میرے پیا تم ہو
مرا دن تم سے جگ مگ ہے مری شب تم سے ہے چھم چھم
مرے شمس الضحیٰ تم ہو مرے بدر الدجیٰ تم ہو
تمہی مخفی ہو ہر لے میں۔ تمہی ظاہر ہو ہر لے میں
ازل کی ابتدا تم ہو ابد کی انتہا تم ہو
ہر اک ذرے میں جلوہ دیکھ کر کہتی ہیں یہ آنکھیں
تمہی تم ہو تمہی تم ہو خدا جانے کہ کیا تم ہو

اس شعر پر حضرت میر صاحب نے یہ نوٹ دیا ہے "یہ مناجات بنا کر میں ایک دن آدھی رات کو اسے پڑھ رہا تھا جب اس شعر پر پہنچا تو مجھے انوار و برکات و قبولیت کا شدت احساس ہوا اس پر میں نے اس وقت آخری شعر میں اس کا ذکر کر کے مناجات کو مکمل کر دیا اور اسے الفضل میں چھپنے کے لئے بھیج دیا۔

اس بے پناہ محبت کا جو انہیں خدا تعالیٰ سے تھی اظہار کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہیں۔

مجھ پہ اے جان چھا گئے ہو تم
دل میں میرے سما گئے ہو تم
پھرتے رہتے ہو میری آنکھوں میں
جب سے جلوہ دکھا گئے ہو تم
قلب ویراں میں میہماں رہ کر
اس کو کعبہ بنا گئے ہو تم
کان ہیں جن سے اب تلک مسحور
ایسے نغمے سنا گئے ہو تم
پھول جھڑتے تھے منہ سے باتوں میں
کیسی نکہت اڑا گئے ہو تم
ہو کے فکر و خیال پر حاوی
دین و دنیا بھلا گئے ہو تم
ڈال کر اک نظر محبت کی
مجھ سا بگڑا بنا گئے ہو تم

حضرت میر صاحب نے اپنی ایک طویل نظم میں جس کا عنوان بخار دل ہے اپنی راہ سلوک کی سرگذشت بیان کی ہے اور اس میں دل کی اس واردات کا بیان کیا ہے جن سے ایک حقیقی صوفی حضرت احدیت کے حضور عشق و محبت کی راہوں کو طے کرتا ہوا دو چار ہوتا ہے۔ اس نظم میں اللہ تعالیٰ کے بندہ پر تفضلات اور اس کے مقابلہ پر بندہ کی مختلف کیفیات کا اظہار ہے اور ساتھ ہی ان کے باہمی تعلق کا ذکر بھی ہے اسی راہ سلوک کے ایک مرحلہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت میر صاحب فرماتے ہیں۔ (متفرق مقامات سے)

یاد ایام کہ تم جلوہ دکھا دیتے تھے
پردہ زلف دو تا رخ سے ہٹا دیتے تھے
آپ آ جاتے تھے یا ہم کو بلا لیتے تھے
یا لبِ بام ہی دیدار کرا دیتے تھے
غفلتوں اور گناہوں کی عمارت ہر روز
ہم بناتے تھے مگر آپ گرا دیتے تھے
یہ تو عادت تھی قدیم آپ کی اے ابر کرم
مانگتے جتنا تھے ہم۔ اس سے سوا دیتے تھے
ان دنوں سوز کا عالم تھا یہ اپنا کہ جدھر
آہ کرتے تھے ادھر آگ لگا دیتے تھے
نالۂ نیم شبی اتنا مؤثر تھا مرا
آپ بھی سن کے کبھی سر کو ہلا دیتے تھے

پھر فرماتے ہیں۔

کعبۂ دل کو سجاتے تھے تصور سے ترے
اور محبت کا دیّا اس میں جلا دیتے تھے
ماسوی اللہ کے خاشاک سے پھر کر کے صفا
قلبِ صافی کو ترا عرش بنا دیتے تھے
صدقے کر دیتے تھے یہ جانِ حزیں قدموں پر
ہر رگ و ریشہ کو سجدے میں گرا دیتے تھے
پھر خبر کچھ نہیں جاتے تھے کہاں عقل و شعور
آپ آتے تھے کہ سب ہوش بھلا دیتے تھے
اک تجلی سے مرے ہوش اڑا دیتے تھے
رخ دکھاتے تھے تو دیوانہ بنا دیتے تھے

پھر فرماتے ہیں۔

کیا مزا آپ کو آتا تھا عبادت میں مری
کیوں مجھے پچھلے پہر آپ جگا دیتے تھے
کیوں مرے منہ سے سنا کرتے تھے اپنی تعریف
کیوں مرے دل کو لگن اپنی لگا دیتے تھے
لطف کیا تھا کہ پھنساتے تھے مصائب میں اُدھر
اور اِدھر رغبت تسلیم و رضا دیتے تھے
نور عرفاں سے مرا سینہ منور کر کے
پتے پتے میں مجھے اپنا پتہ دیتے تھے

منعکس ہوتے تھے آئینۂ عالم میں تمہی
بوئے گل میں بھی مہک اپنی سنگھا دیتے تھے
سالکِ راہِ محبت کی تسلی کے لئے
آپ ہر ساز میں آواز سنا دیتے تھے

اس راہ سلوک کا آخری مرحلہ جو اس نظم میں بیان ہے اس کیفیت کے اظہار پر مشتمل ہے جہاں حضرت میر صاحب اپنے دل پر بارگاہ احدیت سے وصال کی تجلیات کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

اے خوشا وقت کہ پھر وصل کا ساماں ہے وہی
دست عاشق ہے وہی یار کا داماں ہے وہی
دل کے آئینہ میں عکسِ رخِ جاناں ہے وہی
مردم چشم میں نقشِ شہ خوباں ہے وہی
ہو گئی دور غم ہجر کی کلفت ساری
شکر صد شکر کہ اللہ کا احساں ہے وہی
مژدہ اے جان و دلم پھر وہی ساقی آیا
مے وہی بزم وہی ساغر گرداں ہے وہی
مل گئے طالب و مطلوب گلے آپس میں
ربِّ محسن ہے وہی بندہ احساں ہے وہی
پھر وہی جنّت فردوس ہے حاصل مجھ کو
نخلِ ایماں ہے وہی چشمۂ عرفاں ہے وہی
ذرے ذرے میں مرے رچ گیا دلدارِ ازل
ذکر میں لب پہ وہی فکر میں پنہاں ہے وہی
آتشِ عشق و محبت کا وہی زور ہے پھر
قلب بریاں ہے وہی دیدۂ گریاں ہے وہی

وصال ہی کا یہ سامان کس طرح میسر ہوا اس کا ذکر یوں کیا ہے۔

دوستو مژدہ کہ ایک خضرِ طریقت کے طفیل
پھر مرے دل میں رواں چشمۂ حیواں ہے وہی
اس وسیلہ کے سوا وصل کی صورت ہی نہ تھی
قاصدِ بارگہ حضرتِ ذی شاں ہے وہی
اس کے ملنے سے ہمیں شاہدِ گم گشتہ ملا
آستانے کا شہ حسن کے درباں ہے وہی

اس کے بعد خدا تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

میرا محبوب ہے وہ جانِ جہانِ عشاق
اس سے جو دور رہا قالب بے جاں ہے وہی
عالم کون و مکاں نور سے اس کے روشن
نغمۂ ساز وہی بوئے گلستاں ہے وہی
ذرے ذرے میں کشش عشق کی رکھی جس نے
مالک جسم وہی۔ روح کا سلطاں ہے وہی

باقی صفحہ

رپورٹ: راشد جاوید شاہد صاحب

(حصہ دوم)

جب غریبوں کے چہروں پر مسکراہٹیں بکھریں

غرباء کو عید کی خوشیوں میں شامل کرنے کی تحریک پر اہل ربوہ کا والہانہ رد عمل

عید کے موقع پر ہمارے پیارے امام نے خدمت خلق اور غریبوں کو عید کی خوشیوں میں شامل کرنے کی جو خصوصیت سے تحریک کی اس پر احباب جماعت نے جس طرح والہانہ انداز میں لبیک کہا ان ایمان افروز نظاروں کی ایک جھلک ہم مذکورہ رپورٹ کے پہلے حصہ میں بیان کر چکے ہیں۔ جس میں ہم نے ربوہ کی لجنہ اماء اللہ' خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی خدمت خلق کی مساعی کا ذکر کیا تھا۔ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے احمدی احباب نے اپنے امام کی اطاعت کرتے ہوئے جس طرح اپنے غریب بھائیوں کو عید کی خوشیوں میں شامل کیا یہ اس کی ایک نہایت قلیل سی جھلک تھی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ انفرادی سطح پر بھی اس عید پر شعبہ خدمت خلق میں بہت کام ہوا۔ جس کی تفصیل بیان کرنا ممکن ہی نہیں۔ لیکن اس رپورٹ میں ہم انصاراللہ مقامی ربوہ اور دارالضیافت کی طرف سے جو مساعی کی گئیں ازدیاد ایمان کے لئے اس کی ایک ہلکی سی جھلک پیش کرتے ہیں۔

انصاراللہ مقامی ربوہ کی مساعی

اس سے قبل خدام او لجنہ کی جو رپورٹ پیش کی گئی اگر غور کیا جائے تو در حقیقت اس کا اکثر کریڈٹ بھی انصار کو ہی جاتا ہے کیونکہ خدام اور لجنہ کی اکثریت ایسی ہوتی ہے جو انصار کے زیر کفالت ہوتی ہے۔ اور کسی بھی تحریک میں حصہ لینے کے لئے انہیں اپنے بزرگوں سے ہی مدد لینی پڑتی ہے۔ اور الاماشاء اللہ ان بزرگوں کی اکثریت انصار پر ہی مشتمل ہوتی ہے۔ لیکن اللہ کے ان انصاروں کا حال دیکھیں کہ اپنے امام کی اس تحریک میں نہ صرف اپنے بیوی بچوں کو بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا موقع فراہم کیا بلکہ خود بھی اس میں بہت نمایاں طور پر حصہ لیا۔ اس کی تفصیل بتاتے ہوئے مکرم زعیم صاحب اعلیٰ انصاراللہ نے فرمایا کہ اس بار حضور نے جو خصوصیت سے تحریک کی تھی ربوہ کے انصار نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور انصاراللہ مقامی ربوہ کی طرف سے اس تحریک کے بارے میں حضور کے ارشادات تمام زعماء کو بھجوائے گئے۔ اور ان ارشادات کی روشنی میں انصار میں ایک نیا جذبہ اور جوش پیدا ہو گیا۔ اور انصار نے بھرپور انداز میں اس میں حصہ لیتے ہوئے اشیاء اکٹھی کر کے مستحق افراد میں تقسیم کیں۔

ان اشیاء کی تقسیم کے بارے میں محترم زعیم صاحب اعلیٰ انصاراللہ ربوہ نے بتایا کہ شعبہ ایثار کی رپورٹ کے مطابق 300 کلو گرام چاول' چینی' سویاں' چوڑیاں' ٹافیاں وغیرہ پر مشتمل 1748 پیکٹس تیار کئے گئے۔ ان پیکٹس کو بلا رعایت مذہب و عقیدہ مستحق افراد میں تقسیم کیا گیا نیز ربوہ کے مضافاتی دیہات میں بھی یہ پیکٹ بھجوائے گئے۔

اس کے علاوہ مجلس مقامی کے تحت پچاس جوڑے کپڑوں کے بھی تقسیم کئے گئے۔ اور خاص طور پر یہ امر قابل ذکر ہے کہ مجلس مقامی کے تحت (117468) روپے کی رقم بھی غرباء اور مستحق افراد میں تقسیم کی گئی۔ ان مستحق افراد کی تعداد 2000 تھی۔ اس کام میں انصاراللہ مقامی کے زعماء اور زعیم صاحب اعلیٰ انصاراللہ مقامی ربوہ کی عاملہ نے بھی بہت محنت کی۔ دعا ہے کہ اللہ ہماری ان مساعی کو قبول فرمائے اور ہمیں زیادہ سے زیادہ دکھی افراد کی خدمت کرنے کی توفیق دے (آمین)

تحائف بذریعہ دارالضیافت

احباب جماعت میں خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا جو ولولہ موجزن ہے اس کے تحت لازمی چندہ جات کی ادائیگی کے بعد بھی احباب کثرت سے اپنے عطیات مستحق افراد کے لئے دیتے رہتے ہیں۔ جن کے جمع کرنے کا انتظام دارالضیافت میں بھی ہے۔ ان عطیات اور بعض دوسرے ذرائع سے مدد لیتے ہوئے دارالضیافت کی طرف سے خصوصیت سے اس بار بھی عید کے مبارک موقع پر مستحق افراد میں مختلف اشیاء تقسیم کی گئیں۔ مکرم نائب ناظر صاحب ضیافت نے بتایا کہ اس سلسلہ میں عید سے دو دن قبل ایک ٹیم تشکیل دی گئی جس نے یہ اشیاء مستحق افراد میں پہنچائیں۔ ان اشیاء میں گھی' سویاں' چینی اور چائے کے پیکٹ 200 گھرانوں میں تقسیم کئے گئے۔ 370 کلو مٹھائی 425 گھرانوں میں تقسیم کی گئی 100 درجن انڈے بھی 100 گھرانوں میں تقسیم کئے گئے۔ اور عید کے روز 1000 کس کو کھانا بھی بھجوایا گیا۔

اور اس کے علاوہ 200 گھرانوں میں 50000 روپیہ نقد بھی حسب حالات تقسیم کیا گیا۔ عید کے موقع پر جو اشیاء تقسیم کی گئیں ان کی مجموعی مالیت ایک لاکھ اٹھتر ہزار پانچ صد روپے ہے اس رقم کا دارالضیافت کے معمول کے بجٹ سے کوئی تعلق نہیں محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے دو دن کے لئے ایک گاڑی دارالضیافت کے سپرد رکھی تا کہ مختلف جگہوں پر جا کر عید کے تحائف گھروں میں دیئے جا سکیں۔ ان ضرورت مندوں میں زیادہ تر بیوگان شامل تھیں اس کے علاوہ دیگر ضرورت مند بھی اس فہرست میں شامل تھے۔ پوری کوشش کی گئی کہ جس ضرورت مند کا علم ہو جائے اس کے گھر عید کا تحفہ پہنچا دیا جائے تا کہ کسی گھر کو محرومی کا احساس نہ ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان سب مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔

سید ظہور احمد شاہ صاحب

فضائی آلودگی کے بڑھتے ہوئے خطرات

یہ پانچ سال پہلے کی بات ہے جب ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن اور اقوام متحدہ کے آلودگی کو کم کرنے والے ادارے نے ایک متحدہ سروے کیا اور یہ نتیجہ نکالا کہ دنیا کے بیس بہت بڑے بڑے شہروں (Mega Cities) میں سے کراچی کی فضا میں سب سے زیادہ سیسہ (Lead) کی آلودگی پائی جاتی ہے۔ اور پانچ سال میں تو دنیا کہاں سے کہاں جا پہنچی ہے۔ اس لئے بعید نہیں کہ کراچی کی حالت اس حالت سے کہیں زیادہ ابتر ہو چکی ہو جو اس وقت اقوام متحدہ کے ان اداروں نے بیان کی تھی۔

اس کی وجہ اس وقت یہ بتائی گئی تھی کہ کراچی میں بسوں۔ ویگنوں کا ایک طوفان ہر وقت رواں دواں رہتا ہے اور ان میں سے اکثر اتنا دھواں چھوڑتی ہیں کہ الامان۔ اور اگر آج لاہور کا بھی اندازہ لگایا جائے تو شائد وہ کراچی کا نمبر بھی کاٹ جائے اور اس کی وجہ بھی یہی ہے جو ہر شہری اپنی آنکھوں سے ہر روز لاہور کی ہر سڑک پر نظارہ کر سکتا ہے۔ پٹرول جو یہ گاڑیاں استعمال کرتی ہیں اس میں سیسہ کی ایک مقدار موجود ہوتی ہے جو ان دھوئیں کے بادلوں کے ساتھ ساتھ فضا میں ہر روز بڑھتی جاتی ہے۔

ہمارے ملک میں کیا ساری دنیا میں اس کے متعلق تشویش کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں آئے روز ورک شاپوں۔ کانفرنسوں۔ سیمینار اور میٹنگوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ ایک سے ایک بڑھ کر دانش ور اس سلسلے میں اپنی دانشوریوں کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ریزولیوشن پاس کئے جاتے ہیں حکام وقت کو تجاویز پیش کی جاتی ہیں اور پھر فائیو سٹار ہوٹلوں میں مرغن کھانے کھانے کے بعد ہر کوئی اپنے گھر کو سدھارتا ہے لیکن جس مسئلے کا حل ڈھونڈنے کے لئے یہ سب کچھ کیا جاتا ہے وہ وہیں کا وہیں رہتا ہے۔ حکومت کے بنائے ہوئے قوانین اور طریقہ کار دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔

آلودگی عموماً کھانے کی چیزوں پینے کے پانی یا مسموم فضا سے پھیلتی ہے۔ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ ہم کسی حد تک پہلی دو قسم کی آلودگیوں کے سلسلے میں تو کچھ نہ کچھ کوشش اپنی طرف سے کر سکتے ہیں لیکن فضا کی آلودگی ایک ایسی چیز ہے جس کو کم کرنے کے لئے کوئی انسان ذاتی طور پر کچھ نہیں کر سکتا۔ اور اس لئے بے بس نظر آتا ہے۔

آپ نے دیکھا ہو گا کہ آج کل دمہ کی بیماری بہت زیادہ پھیل رہی ہے۔ حتیٰ کہ بچے بھی اس کا شکار ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی سانس کی نالیوں اور پھیپھڑوں کی بیماریاں روز بروز زیادہ ہو رہی ہیں۔ اس کے علاوہ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ ایسی فضا میں سانس لینے سے ذہنی استعداد میں کمی Retardation بھی ہو سکتی ہے اور بچوں کی ذہنی نشوونما پر بھی برا اثر پڑ سکتا ہے۔

لیکن یہ مسئلہ جتنا ٹیڑھا معلوم ہوتا ہے اتنا ہی آسان بھی ہے۔ اگر گاڑیوں کو پاس کرتے وقت ان کے انجنوں کی صحیح پڑتال کی جائے اور کوئی ایسی گاڑی پاس نہ کی جائے جو ذرا بھر بھی دھواں چھوڑتی ہو اور اس کے بعد ٹریفک کا سپاہی ہر دھواں چھوڑنے والی گاڑی کو روک دے تو یہ مسئلہ ایک دن میں حل ہو سکتا ہے۔ اور اس نسل اور آنے والی نسلوں کا مستقبل محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن برا ہو رشوت ستانی کا جس نے ایسا آسان کام بھی ناممکن بنا دیا ہے۔ اس لئے حکومت ہی کا یہ فرض بنتا ہے کہ اس سب سے زیادہ اہم مسئلے کی طرف پوری توجہ دے اور آلودگی کے اس باب کو بند کرنے کے لئے جو ممکن ہو کرے۔

روس میں کمیونزم کی واپسی

آج سے صرف دس سال قبل مغربی سیاست دانوں' دانش وروں اور ذرائع ابلاغ نے تحدی سے یہ دعویٰ کیا تھا کہ کمیونسٹ نظام حکومت کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا گیا ہے اور اس کی جگہ جمہوریت نے لے لی ہے اور اب دنیا میں صرف یہی طرز حکومت عرصہ دراز تک جاری و ساری رہے گا۔ لیکن یہ ساری تعلیاں غلط ثابت ہو رہی ہیں۔ اور اس کی مثال روس کا ملک ہے جہاں جمہوریت بالکل ناکام ہو چکی ہے اور اس ملک پر کمیونزم کے سائے پھر بڑھنے شروع ہو چکے ہیں۔ ملک کی پارلیمنٹ میں کمیونسٹ غالب آ چکے ہیں اور نئے وزیر اعظم بھی اس پارلیمنٹ کے نامزد ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بھی انہی خیالات کے حامل ہیں جو

باقی صفحہ 6 پر

عبدالحلیم سحر صاحب

بچوں کی نگہداشت

بچے بڑے پیارے اور معصوم ہوتے ہیں۔ بچوں کی عمر کا ابتدائی حصہ مشاہدہ کرنا اور ماحول سے سیکھنا ہوتا ہے۔ بعض اوقات ایسے ایسے سوالات کرتے ہیں اور باتیں کرتے ہیں کہ لگتا ہے اپنی عمر کے لحاظ سے بہت بڑی بات کر گئے ہیں ارتقاء کا سلسلہ ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گا ارتقاء کا انسانی ذہن سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ آج کے واقفین کے دور میں خدا تعالیٰ نے بچوں کو غیر معمولی ذہن عطا فرمائے ہیں ان سے فائدہ اٹھانا اور بچوں کو آئندہ کے عظیم الشان دور کے لئے تیار کرنا یہ والدین اور معاشرہ کا کام ہے اللہ کی پیاری ذات نے نعمتیں عطا فرمادی ہیں اب شکر گزار بندے بننے کے لئے ان کی قدر کرنا ہمارا روحانی اور جسمانی فرض ہے۔

بچوں کی عمر کا ہر لمحہ اور ہر مرحلہ اپنی منفرد اور دلچسپ خصوصیات کی وجہ سے ماں باپ کے لئے یادگار ہوتا ہے ایک سال کی عمر تک پہنچنے سے پہلے بچہ اپنی ساری ضروریات کے لئے والدین کا محتاج ہوتا ہے۔ لیکن عمر کے اگلے سال یعنی جب دو سال کا ہو جاتا ہے تو اس کی جبلتیں بیدار ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس میں تجسس پیدا ہو جاتا ہے۔

اس عمر میں وہ چاہتا ہے کہ وہ خود مختار ہو۔ زمین پر پڑی چیزوں کو خود اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔ اردگرد کی چیزوں کو ہلانا جلانا شروع کر دیتا ہے۔ پلنگ یا چارپائی کے سہارے چلنے کی کوشش بھی شروع کر دیتا ہے۔ تقریباً سال سوا سال کی عمر میں بچہ بعض الفاظ بھی سیکھ لیتا ہے جن میں ماما' پاپا' دادا' نانا' چاند ماموں وغیرہ ہیں۔ اس عمر میں بچہ انفرادی توجہ چاہتا ہے۔ والدین کو چاہئے کہ اس کے ساتھ اس کی کھیل میں شامل ہوں اور اس سے گھل مل جائیں تاکہ اس میں اپنائیت اور اہمیت کا احساس پیدا ہو۔

ڈیڑھ سال کی عمر میں بچہ گھر کے افراد اور اپنی پسند کے کھلونوں کو پہچاننے لگ جاتا ہے۔ جو الفاظ سنتا ہے ان کو دہرانے کی کوشش کرتا ہے۔ اپنی بات منوانے کی کوشش شروع کر دیتا ہے اگر بات نہ مانی جائے تو رونا شروع کر دیتا ہے۔ اردگرد کے ماحول سے مانوس ہونے کی جستجو میں لگ جاتا ہے چیزوں کو اٹھاتا ہے اور منہ میں ڈالنے کی عادت شروع ہو جاتی ہے۔ اشیاء کے بارے میں جاننے کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ کام کی نقل اتارنے کی کوشش کرتا ہے۔ ناراضگی کی صورت میں اشیاء کو ادھر ادھر پھینکنے لگ جاتا ہے سلام اور خدا حافظ کا مطلب سمجھنے لگ جاتا ہے۔ والدین کے ساتھ یا بہن بھائیوں کے ساتھ کھیلنے میں غیر معمولی دلچسپی کا اظہار کرتا ہے۔ اس موقع پر بچے کو اشد توجہ اور پیار اور راہنمائی اور تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ بچے کو ڈھالنے کا بہترین دور ہوتا ہے۔

کاغذ پنسل پکڑا دیں تو الٹی سیدھی لکیریں ڈال کر بہت خوش ہو گا۔

پونے دو سال کی عمر میں بچہ زیادہ پھرتیلا اور چاق و چوبند ہو جاتا ہے۔ گھٹنوں کے بل چلنا چھوڑ دیتا ہے اور ایک دو قدم پاؤں پاؤں چلنا شروع کر دیتا ہے۔ اب کوشش کرتا ہے کہ اسے سہارا نہ دیا جائے۔ عمر کے اس حصے میں بچہ چھوٹے چھوٹے الفاظ کے ساتھ ساتھ مختصر جملے بھی سیکھ لیتا ہے۔ مثلاً کھلونا دو۔ بال دو۔ بلا اٹھاؤ ادھر آئیں وغیرہ۔ جانوروں میں مرغی' بلی یا کتے کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔

والدین کے لئے یہ عمر تربیت کرنے کے لحاظ سے پرورش کرنے کے لحاظ سے اور سکھانے کے لحاظ سے بہترین موقعہ ہوتا ہے۔ نماز ادا کریں تو بچے کو ساتھ کھڑا کرلیں قرآن کریم کی تلاوت کے وقت بچے کو ساتھ بیٹھا لیں بچہ پوری کوشش کرے گا کہ آپ کی پیروی کرے۔ ماحول کے اثرات کا جہاں تک تعلق ہے دیکھا گیا ہے کہ جب نمازوں سے قبل ربوہ کی گلیوں میں نسبتاً زیادہ عمر کے بچے جب صل علیٰ کر رہے ہوتے ہیں تو گھروں میں دو سال تک کی عمر کے بچے صل علیٰ گنگنانا شروع کر دیتے ہیں اور بڑے مزے لے لے کر اپنی پیاری اور میٹھی اور توتلی زبان میں اللہ کے پیارے رسول ﷺ پر درود و سلام بھیجتے بہت بھلے لگتے ہیں۔

اس عمر میں والدین کو چاہئے کہ بچے کو تصویروں والی کتابیں دیں جس میں مختلف اشیاء بنی ہوئی ہوں مثلاً گیند' بلا' کپ' جہاز' چڑیا وغیرہ اسی طرح جانوروں کی تصویریں دیکھ کر بھی بچے بہت خوش ہوتے ہیں۔

یہ عمر کا ایسا حصہ ہوتا ہے جب بچے باہر نکلنا اور گھومنا پھرنا پسند کرتے ہیں ان کو اپنے ساتھ باہر لے کر جائیں بچے اشیاء کا بغور مطالعہ کرتے ہیں اور سوالات پوچھتے ہیں کہ یہ کیا ہے اور کیوں ہے۔ اگر بچوں کو سیرگاہوں میں لے جائیں تو ان کی صحت کے لئے بہت مفید ہو گا۔

بچہ اپنی غذا خود کھانا پسند کرتا ہے۔ اسے ایسا کرنے میں مدد کرنی چاہئے اگر وہ غذا گرائے تو اسے یہ کرنے دینا چاہئے شروع میں ایسا ہو گا پھر آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو جائے گا اور بچے میں اعتماد پیدا ہو گا۔

بچے کو جسم کے مختلف حصوں کے متعلق بتانا شروع کر دیں اور ان کے بارہ میں بار بار اس کو دہرائیں اور اس سے پوچھیں مثلاً یہ ہاتھ ہے یہ انگلیاں ہیں۔ یہ بازو ہے یہ پاؤں ہیں یہ ناک ہے' یہ کان ہے وغیرہ وغیرہ۔

دو سال کی عمر میں بچہ کوشش اور خواہش کرتا ہے کہ گود میں نہ بیٹھے بلکہ پیدل چلنا پسند کرتا ہے ان کی حوصلہ افزائی کریں اور کچھ نہ کچھ فاصلہ پیدل طے کرنے دیں وہ بہت خوش ہو گا۔

یہ وہ عمر ہوتی ہے جب بچہ سیکھتا ہے اسے سکھائیں لیکن بہت زیادہ نہیں کہ ذہن پر بوجھ بن جائے۔ کوشش کریں کہ بچے کو آپ کہہ کر پکاریں وہ جواب میں آپ کا لفظ کثرت سے استعمال کرے گا۔

بچہ T.V کے بٹن دبانا' دروازے کا ہینڈل گھمانا اور اسے بند کرنا اور کھولنا پسند کرتا ہے اسے ان کاموں میں لطف آتا ہے اسے ایسا کرنے دیں۔

جب ٹیلی ویژن آن کریں تو بچے کو بچوں کی اردو کلاس کا پروگرام ضرور دکھائیں اور پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے محبت اور پیار سے تعارف کروائیں انشاء اللہ پیارے امام کی محبت اس کی فطرت کے اندر خون میں داخل ہو جائے گی جو کبھی نہ مٹے گی۔ حضرت مسیح موعود اور خلفاء سلسلہ کی تصاویر کا بار بار تعارف کروائیں گھر کے ماحول کو ہر لحاظ سے صاف ستھرا رکھیں اور خود بچوں کے لئے نمونہ بنیں۔ بچے اپنے اردگرد کے ماحول کو بڑی تیزی سے اپنے اندر منتقل کرتے ہیں یہ سمجھئے کمپیوٹر ہے جس میں سب کچھ Feed ہوتا جاتا ہے۔

بچے کو صاف ستھرا رکھیں اس کی جسمانی صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ اس کے کپڑے صاف ہوں' اس کے کھلونے صاف ہوں جہاں وہ کھیلے وہ جگہ بھی صاف ہونی چاہئے۔

والدین یاد رکھیں کہ آنے والے وقت کی بھاگ دوڑ اور آنے والی صدیوں کی رہنمائی ان واقفین نو اور موجودہ نسل کے ہاتھ میں ہے ان کو اتنا نکھار دیں اتنا خوبصورت بنا دیں کہ ان کی خوشبو سارے عالم کو معطر کر دے۔

اپنی تنہائیوں میں ان کے لئے اپنے پیدا کرنے والے رب کے حضور گڑگڑا کر دعائیں کریں کہ اے اللہ ہم نے یہ خوبصورت پھول تیری جناب میں پیش کر دیئے ہیں تو ان کو آسمان اور زمین دونوں میں قبول فرما یہ سب تیرے غازی بچے ہوں یہ قرآن کریم سے محبت کرنے والے ہوں یہ آقا و مولا آنحضرت ﷺ کے سچے عاشق ہوں احمدیت کا جھنڈا دنیا کے چپہ چپہ پر گاڑنے والے ہوں اور جہانوں کو سر کرنے والے ہوں۔

(آمین)

ماخوذ

ایکسرے اور الٹراساؤنڈ

ایکسرے کا بے جا استعمال کینسر کا سبب بن سکتا ہے۔ اس کے علاوہ حاملہ عورتوں کے لئے بھی ایکسرے مشین انتہائی خطرناک ہے۔ ایکسرے کی شعاعیں نہ صرف مرد بلکہ عورت کے حساس حصوں کے لئے نقصان دہ ہیں۔ اور ایک خاص حد سے زیادہ اس کا استعمال ہمارے پورے جسم کو متاثر کر سکتا ہے۔ جبکہ اس کے مقابلہ میں الٹراساؤنڈ محفوظ طریقہ ہے اور اس سے کسی قسم کے نقصان کا اندیشہ نہیں ہوتا۔

الٹراساؤنڈ کی ایجاد 1969ء میں ہوئی اور 1981ء میں پہلی مرتبہ پاکستان میں اس کا استعمال شروع ہوا۔ الٹراساؤنڈ بنیادی طور پر عورتوں کی ضروریات کے لئے ایجاد کیا گیا تھا۔ کیونکہ اس سے پہلے گائنی اور حاملہ عورت کے پیٹ کے مسائل کا مناسب طور پر پتہ نہیں چلتا تھا کہ پیٹ میں بچے کی نشوونما کیسی ہو رہی ہے۔ پہلے تین ماہ میں الٹراساؤنڈ کرانے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے ڈیلوری ڈیٹ کا پتہ چل جاتا ہے جو اتنی درست ہوتی ہے کہ سوائے ایک دو دن کے فرق نہیں پڑتا۔ اس کے مقابلہ پر اگر ہم آخری مہینوں میں الٹراساؤنڈ کرائیں تو ایسی صورت میں ڈیلوری ڈیٹ کا صحیح اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے۔ اور غلطی کے امکانات 3 یا 4 ہفتہ ہو سکتے ہیں۔

الٹراساؤنڈ کے ذریعے بچوں کی تعداد کا بھی پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ انسان کے جگر کے متعلق بھی معلوم کیا جا سکتا ہے کہ جگر صحیح کام کر رہا ہے یا نہیں۔ اور مریض کو اگر یرقان ہے تو کس قسم کا یرقان لاحق ہے۔

پیٹ میں گیس ہونے کو بعض لوگ معدے کا مسئلہ سمجھتے ہیں حالانکہ اس کا تعلق جگر اور پتے سے بھی ہو سکتا ہے۔

پتے کی 95 فیصد بیماریوں کی تشخیص الٹراساؤنڈ کے ذریعے کی جا سکتی ہے۔

پاکستان میں ہر تیسرا آدمی انتڑیوں کی انفیکشن کا مریض ہے۔ جس کی وجہ بازاری کھانے اور پینے کا گندہ پانی ہے۔ کچھ دیر بعد اکثر یہ انفیکشن جگر میں چلی جاتی ہے۔ اور انسان بیمار ہو جاتا ہے۔ آج سے پندرہ سال پہلے اس مرض کا علاج اپریشن ہوتا تھا۔ لیکن اب الٹراساؤنڈ کے ذریعے دیکھ کر علاج آسان ہو جاتا ہے۔

عورتوں اور مردوں کے بانجھ پن کا علاج بھی الٹراساؤنڈ سے کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ الٹراساؤنڈ کے ذریعے 45 فیصد بیماری کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔

نئے پیدا ہونے والے بچے جو گردن توڑ بخار کی وجہ سے وفات پا جاتے ہیں۔ ان کے لئے بھی الٹراساؤنڈ کارآمد ہے۔ اس کے ذریعے ہم ان کے دماغ کے مختلف حصوں اور ان میں پائی جانے والی بیماریوں کو دیکھ سکتے ہیں۔

الٹراساؤنڈ کے صحیح استعمال کے لئے باقاعدہ ٹریننگ کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ہمارے ملک میں چند ہزار روپے دے کر ٹریننگ سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا جاتا ہے۔ جس سے مریضوں کا بہت زیادہ نقصان ہوتا ہے۔

بقیہ صفحہ 5

روسی پارلیمنٹ کے بیشتر نمائندوں کے ہیں۔

اخباری اطلاع کے مطابق روس کے شمالی علاقے مرمانسک میں اشتراکی انقلاب کے بانی لینن کا مجسمہ دوبارہ نصب کر دیا گیا ہے۔ دس سال قبل اشتراکی حکومت کے خاتمے کے ساتھ ہی لینن کے مجسمے روس میں ممنوع قرار دے دیئے گئے تھے جبکہ اب کئی شہروں کی مارکیٹوں میں یہ مجسمے برسرعام فروخت ہو رہے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مختار احمد باجوہ صاحب منڈی بہاؤالدین (شاہ تاج شوگر ملز) گردوں میں انفیکشن کی وجہ سے شیخ زاید ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔

○ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ کی اہلیہ محترمہ کا مانچسٹر میں 8۔مارچ کو آپریشن ہو گا۔

○ مکرم شیخ محمود احمد صاحب بشیر امیر ضلع جھنگ پر 25۔ فروری کو برین ہمرج کا حملہ ہوا ہے۔اس وقت ساحل ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔

ان سب کے احباب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆☆☆☆☆☆

بازیافتہ نقدی

○ محلہ دارالبرکات کے ایک دوست کو ماہ جنوری کے آخر میں کچھ نقدی سڑک پر سے ملی تھی۔ جن صاحب کی یہ نقدی ہو وہ دفتر صدر عمومی سے رابطہ کریں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

☆☆☆☆☆☆

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام مریم بی بی سے تبدیل کرکے مریم صدیقہ رکھ لیا ہے۔ آئندہ سے مجھے نئے نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

مریم صدیقہ اہلیہ حفیظ احمد
16/24 دارالنصر وسطی ربوہ

☆☆☆☆☆☆

اعلان داخلہ

○ اپلائیڈ اکنامکس ریسرچ سینٹر (Aerc) کراچی یونیورسٹی نے معاشیات میں Ph.D پر منتج ہونے والے ایم اے ایس اور ایم فل میں داخلہ لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ تعلیمی قابلیت میں ایم اے/ ایم ایس سی/ ایم کام ہونا لازمی ہے داخلہ سے قبل GRE کے نمونہ پر ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہوگا۔ داخلہ فارم ادارہ واقع کراچی یونیورسٹی فون 474749-474384 سے دستیاب ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 10۔ مارچ 99ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

☆☆☆☆☆☆

ضرورت کمپیوٹر پروفیشنلز

○ 1۔ نیوزی لینڈ کی ایک پیشہ ور کمپنی کو C++ میں پیشہ ور حضرات درکار ہیں۔ یہ مختلف کمپنیوں کے لئے پروفیشنلز چاہتے ہیں، اپنے مکمل C V کے ساتھ اس Email پر رابطہ کریں۔

(Adilakif@hotmail.com)

2۔ Descon پرائیویٹ لمیٹڈ کو مندرجہ ذیل SKills کے سافٹ ویر انجینئرز کی ضرورت ہے۔ JAVA پروگرامنگ۔ C++۔ اس کے علاوہ CORBA کا تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

امین انصاری۔ ڈائریکٹر (Executive)
Descon پرائیویٹ لمیٹڈ۔ 8۔ برج کالونی۔ لاہور۔
فون:۔ 6669994۔ 6669995
Email:(aansari@infodesk.com.pk)

(نظارت تعلیم)

☆☆☆☆☆☆

ہومیو پیتھک ڈاکٹرز متوجہ ہوں

○ احمرا کے زیر اہتمام ماہانہ لیکچر زیر عنوان: ہومیو پیتھی کا ارتقائی سفر مکرم سکواڈرن لیڈر (ر) عبدالباسط قمر (ہومیو فزیشن) انصاراللہ مقامی کے ہال میں مورخہ 5۔ مارچ 1999ء بروز جمعۃ المبارک 10 بجے صبح تا 12 بجے دوپہر ہوں گے۔

تمام ہومیو پیتھک ڈاکٹرز/ لیڈی ڈاکٹرز طلباء اور شائقین ہومیو پیتھی سے شرکت کی درخواست ہے۔

(جنرل سیکرٹری)

☆☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ 2

2-00 دوپہر۔لقاء مع العرب۔
3-40 دوپہر۔اردو کلاس۔
5-05 شام۔تلاوت۔خبریں۔
5-40 شام۔چینی زبان سیکھئے۔
6-10 شام۔انڈونیشین پروگرام۔
7-15 رات۔بنگالی سروس۔
8-15 رات۔انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات 23-7-95
9-20 رات۔لقاء مع العرب۔
10-25 رات۔البانین پروگرام۔

سوموار 7 مارچ 99ء

12-45 رات۔جرمن سروس۔
1-50 رات۔چلڈرنز کارنر۔
2-00 رات۔چلڈرنز کارنر وقف نو۔
2-20 رات۔درس القرآن۔98-1-27
3-55 رات۔تقریر۔
4-25 رات۔چینی زبان سیکھئے۔
5-05 رات۔تلاوت۔درس ملفوظات۔
5-55 صبح۔چلڈرنز کارنر۔سائنس کلب۔
6-05 صبح۔احمدیہ ٹیلی ویژن۔امریکہ۔تقریر۔ عبادت کی اہمیت
7-00 صبح۔لقاء مع العرب۔
8-05 صبح۔اردو کلاس۔
9-05 صبح۔چینی زبان سیکھئے۔
9-55 صبح۔انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔
11-05 دوپہر۔تلاوت۔درس ملفوظات۔خبریں
11-55 دوپہر۔چلڈرنز کارنر۔سائنس کلب۔
12-05 دوپہر۔درس القرآن۔
1-40 دوپہر۔لقاء مع العرب۔
2-45 سہ پہر۔اردو کلاس۔
4-00 سہ پہر۔احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔فٹ بال فائنل۔ربوہ بمقابلہ سرگودھا۔
5-05 شام۔تلاوت۔خبریں۔
5-40 شام۔نارویجین زبان سیکھئے۔
6-05 شام۔انڈونیشین پروگرام۔
7-10 رات۔بنگالی سروس۔
8-10 رات۔ہومیو پیتھی کلاس۔
9-25 رات۔لقاء مع العرب۔
10-30 رات۔ترکی پروگرام۔
11-05 رات۔تلاوت۔درس ملفوظات۔

منگل 8 مارچ 99ء

12-40 رات۔جرمن سروس۔
1-40 رات۔چلڈرنز کارنر۔ورک شاپ نمبر 11 از لجنہ پاکستان۔
2-05 رات۔یو۔کے۔انصار اللہ کے اجتماع 98 کی جھلکیاں۔
4-25 رات۔نارویجین زبان سیکھئے۔
5-05 رات۔تلاوت۔درس الحدیث۔
5-50 چلڈرنز کارنر۔ورک شاپ نمبر11۔
6-15 صبح۔لقاء مع العرب۔
7-15 صبح۔احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔فٹ بال فائنل ربوہ بمقابلہ سرگودھا۔
8-10 صبح۔اردو کلاس۔
9-15 صبح۔نارویجین زبان سیکھئے۔
9-45 صبح۔ہومیو پیتھی کلاس۔
11-05 دوپہر۔تلاوت۔درس الحدیث۔خبریں
11-55 دوپہر۔چلڈرنز کارنر۔ورک شاپ
12-15 دوپہر۔پشتو پروگرام۔خطبہ جمعہ۔
2-00 دوپہر۔لقاء مع العرب۔
3-10 سہ پہر۔اردو کلاس۔
4-15 سہ پہر۔طبی معاملات۔زچہ بچہ کی دیکھ بھال۔
5-05 شام۔تلاوت۔خبریں۔
5-40 شام۔فرنچ زبان سیکھئے۔
6-10 رات۔انڈونیشین پروگرام۔
7-10 رات۔بنگالی سروس۔
8-15 رات۔ترجمۃ القرآن کلاس۔
9-20 رات۔لقاء مع العرب۔
10-20 رات۔نارویجین پروگرام۔
11-05 رات۔تلاوت۔درس الحدیث
11-30 رات۔اردو کلاس۔

بقیہ صفحہ 4

رنگ سے اس کے ہے نیرنگیٔ عالم کا ظہور
گرمیٔ و رونق بازار حسیناں ہے وہی
دل جو انسان کو دیا۔ دردِ محبت دل کو
قبلۂ دل ہے وہی درد کا درماں ہے وہی
جس نے آواز سنی ہو گیا اس کا شیدا
دیکھ لے جلوہ تو سو جان سے قرباں ہے وہی
خود تو جو کچھ ہے سو ہے نام بھی اس کے پیارے
حیّ و قیوم و صمد۔ ہادی و رحمان ہے وہی
لاکھ خوشیاں ہوں مگر خاک ہیں بے وصلِ نگار
قرب حاصل ہے جسے خرّم و شاداں ہے وہی
حبّ دنیا بھی نہ ہو۔ خواہش عقبیٰ بھی نہ ہو
جز خدا کچھ بھی نہ ہو۔ طالب جاناں ہے وہی

پھر یہ دعا کرتے ہیں۔

اب تو دل میں ہے فقط ایک تمنّا باقی
آرزو صرف وہی خواہش و ارماں ہے وہی
درگہِ قدس سے قائم رہے رشتہ اپنا
لیکن اس کا بھی اگر ہے تو نگہباں ہے وہی
نشّۂ جام محبت کی دعا ہے اس سے
ساقیٔ میکدۂ محفلِ مستاں ہے وہی
آپ دیتے نہ تھکیں اور میں پیتے نہ تھکوں
میرے شایاں ہے یہی آپ کے شایاں ہے وہی
ہاتھ پکڑا ہے تو اب چھوڑ نہ دینا اللہ
مدتوں دُور رہا جو یہ پشیماں ہے وہی
سچ تو یہ ہے کہ سبھی میری خطا تھی ورنہ
اپنے بندوں پہ کرم آپ کا ہر آں ہے وہی
ہم تو کمزور ہیں پر آپ میں سب طاقت ہے
جو بھی مشکل ہے ہمیں آپ کو آساں ہے وہی

حضرت میر صاحب کے دل میں یہ محبت الٰہی کا جو دریا بہہ رہا تھا اس کے نتیجہ میں بارگاہ احدیت سے بے شمار تفضلات و احسانات کا مورد تھے اور بہت کثرت سے آپ مخاطبات الٰہیہ سے مشرف ہوتے تھے۔ میں اس تذکرہ کو بارگاہِ ایزدی کے ایک اور عاشق صادق مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے کشف کو بیان کر کے ختم کرتا ہوں 1947ء میں جب اپنی عمر کے چھیاسٹھویں سال میں اپنی آخری بیماری میں مبتلا رہتے اور احباب جماعت کو ان کی صحت کے متعلق سخت فکر تھی حضرت مولوی صاحب کو کشف ہوا جس کے متعلق آپ تحریر فرماتے ہیں۔

مجھے ایسا معلوم ہوا کہ میرے کانوں کے بالکل قریب ہو کر کوئی کلام کرنے لگا ہے۔ نہایت فصیح اور مؤثر لہجہ میں کلام کا طرز ہے اس وقت مجھے یہ محسوس کرایا جارہا تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی آواز ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نہایت ہی حلم اور رحم کے پیرایہ میں یوں فرمایا۔

"میر محمد اسماعیل ہمارے پیارے ہیں ان کے علاج کی طرف فکر کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہم خود ہی ان کا علاج ہیں۔"

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 3۔مارچ۔گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 16 سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 27 سنٹی گریڈ
4۔مارچ غروب آفتاب۔ 6-11
5۔مارچ طلوع فجر۔ 5-07
5۔مارچ طلوع آفتاب 6-28

عالمی خبریں

امریکی وزیر خارجہ کا دورہ چین

امریکہ کی وزیر خارجہ مسز میڈلین البرائیٹ نے چین کا دورہ مکمل کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم حقوق انسانی کی خدمت کرتے رہیں گے۔ چین کی ناراضگی پر معذرت نہیں کرسکتے۔ چین تائیوان کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کر کے مغرب کے شبہات کو کم کر سکتا ہے۔ انہوں نے بیجنگ میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ سی ٹی بی ٹی پر بھارت سے کوئی خفیہ معاہدہ نہیں کیا۔

ڈی 8 سربراہ کانفرنس

آٹھ ترقی پذیر ملکوں پر مشتمل ڈی 8 سربراہ کانفرنس کے اختتام پر جو اعلامیہ جاری کیا گیا ہے اس میں ایک مشترکہ تجارتی کمپنی بنانے کا اعلان کیا گیا ہے مصر کو اس کا رابطہ ملک مقرر کیا گیا ہے۔ یہ کمپنی رکن ممالک کی مصنوعات کی مارکیٹنگ کرے گی۔

پوکھران میں فضائی طاقت کا مظاہرہ

بھارت پوکھران میں' جہاں 11۔ مئی 1998ء کو ایٹمی دھماکے کئے گئے' اپنی فضائی طاقت کا مظاہرہ کرے گا۔ میزائل بھی استعمال ہوسکتے ہیں۔ روس اور فرانس سے حاصل ہونے والے مگ 29 اور مگ 30 طیارے حصہ لیں گے۔ وزیر اعظم واجپائی کابینہ کے ہمراہ فضائی فوج کی مشقیں دیکھیں گے۔

سربراہوں کی کشتی پر سیر

ڈی 8 ممالک کے سربراہوں نے بنگلہ دیش میں سربراہ کانفرنس کے دوران کشتی کی سیر کی اور اس دوران باہمی دلچسپی کے امور پر مذاکرات کئے۔

سربیا کا حتمی انکار

سربیا نے کوسوو میں نیٹو افواج کی تعیناتی سے حتمی طور پر انکار کر دیا ہے۔ سرب لیڈر ملاسوچ نے عذر کیا ہے کہ دونوں پارٹیوں میں سمجھوتہ ہو گیا تو فوجوں کی ضرورت نہیں رہے گی۔

اعتدال پسندوں کی کامیابی

ایران کے بلدیاتی انتخابات میں اعتدال پسندوں نے کامیابی حاصل کرلی ہے۔ بھاری اکثریت سے حاصل ہونے والی یہ کامیابی ایران کے آئندہ عام انتخابات میں مذہبی انتہا پسندوں کے لئے چیلنج بن گئی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

بھارت کے ساتھ آزادانہ تجارت

وفاقی وزیر تجارت اسحاق ڈار نے کہا ہے کہ بھارت کے ساتھ آزادانہ تجارت کی کوئی تجویز زیر غور نہیں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ چھ ماہ میں عالمی اداروں نے پاکستانی معیشت کی کارکردگی پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔

سود کے بارے میں اپیل

عدالت عظمیٰ کے پانچ رکنی شریعی اپیلٹ بنچ نے سود کے خلاف وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف اپیل کی سماعت جاری رکھی۔ فاضل ججوں نے کہا کہ ہمیں مسائل نہیں ان کا حل بتایا جائے۔ ایک فاضل جج نے استفسار کیا کہ اگر حکومت قرض حاصل کر کے منافع بخش منصوبے بنائے تو یہ منافع کہاں جائے گا۔ اس کا حق دار کون ہوگا۔

فوجی عدالتوں کے فیصلہ پر نظرثانی

کراچی کے ایک شہری اقبال حیدر نے سپریم کورٹ کے فوجی عدالتوں کے بارے میں فیصلے کے خلاف نظرثانی کی اپیل دائر کی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ فوجی عدالتیں نہ غیر آئینی ہیں نہ عدلیہ کے متوازی للذا اس فیصلے پر نظرثانی کی جائے۔

کردار کشی روکنے کی استدعا مسترد

بے نظیر بھٹو اور آصف علی زرداری کی وہ درخواست سپریم کورٹ نے مسترد کر دی جس میں انہوں نے اپنی کردار کشی روکنے کی درخواست کی تھی۔ عدالت نے احتساب بیورو کو ہدایت جاری کرنے سے انکار کر دیا۔

عابدہ حسین کے خلاف مقدمہ

واپڈا نے وفاقی وزیر سیدہ عابدہ حسین کے خلاف مقدمہ درج کروا دیا ہے۔ نائب چیئرمین ضلع کونسل کے خلاف بھی بجلی چوری کا مقدمہ درج کر لیا گیا۔

وسطی ایشیائی ریاستوں کے لئے بس سروس

وسطی ایشیائی ریاستوں نے بھی بس سروس کی پیشکش کر دی ہے۔ بھارت کے بعد وسط ایشیائی ریاستوں تک بھی 3 روٹوں پر بس شروع کی جائے گی۔ اخراجات فضائی سفر کے مقابلے میں بہت کم ہوں گے۔

مسلم لیگی رکن اسمبلی مفرور

دہشت گردی کی خصوصی عدالت نے مسلم لیگ کے رکن صوبائی اسمبلی پنجاب فرحت عزیز مزاری کو 36 ساتھیوں سمیت مفرور قرار دے دیا ہے۔

آٹے کا بحران ۔ 4 فلور ملیں سیل

حکومت نے آٹے کے بحران پر قابو پانے کے لئے کی جانے والی کوششوں میں 4 فلور ملیں سیل کر دیں جبکہ 11 کا کوٹا منسوخ کر دیا گیا۔

بیگم قاضی کی قیادت میں مظاہرہ

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد کی بیگم صاحبہ کی قیادت میں جماعت کی خواتین نے جلوس نکالا اور احتجاجی مظاہرہ کیا۔

پولیس کے اثاثوں کا چیک اپ

پولیس کے انسپکٹر کے عہدے سے لے کر ڈی آئی جی تک کے اثاثوں کے کوائف اکٹھے کئے جا رہے ہیں کارکردگی اور کرپشن دونوں کی تحقیقات جاری ہیں۔

قاضی کی فوج سے اپیل

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے آرمی چیف کو ایک خط لکھا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ فوج ملک دشمن فیصلہ سازوں کے خلاف تحقیقات کرے۔ حکومت اور اس کو ملنے والا مینڈیٹ کوئی مستقل چیز نہیں۔ ملک دشمن عناصر نقب لگا کر فیصلہ سازی کی سطح تک پہنچ گئے ہیں۔

واجپائی کی بات

وزیر اعظم نواز شریف نے ڈھاکہ میں کہا کہ بھارت کے وزیر اعظم واجپائی نے ہمیں مسئلہ کشمیر حل کرنے کا یقین دلایا ہے ہمیں اپنی بات پر قائم رہنا ہوگا۔

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے
تشریف لائیں
نسیم جیولرز
ربوہ
212175

مکان برائے فروخت

ایک عدد مکان 12/2 دارالعلوم غربی بر قبہ ایک کنال۔ دو بیڈ، ایک سٹور، ڈرائنگ ڈائننگ کچن، میٹھا پانی بمعہ ٹینکی کا بہترین انتظام ہے قابل فروخت ہے۔ خواہشمند حضرات فون نمبر 5883419 لاہور پر رابطہ کریں
بشارت رضا 126/3 نیو مسلم ٹاؤن لاہور

اعلان داخلہ

الصادق ماڈرن نرسری (پری) سکول اور الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ میں داخلہ برائے سال 2000-1999ء کا پروگرام حسب ذیل ہوگا (اگر اللہ نے چاہا)
● داخلہ برائے جونیئر سینئر نرسری کلاسز (جونیئر کیلئے بچے کی عمر 2½ تا 3½ سال، سینئر 3½ تا 4½ سال) 15 مارچ صبح 8-00 بجے شروع ہوگا۔ جونہی سیٹیں ختم داخلہ بند۔
● الصادق ماڈرن اکیڈمی میں صرف پریپ کلاس کیلئے داخلہ ہوگا۔ داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 18 مارچ، داخلہ ٹیسٹ 21 مارچ، صبح 9 تا 12 بجے، رزلٹ 22 مارچ، کامیاب طلباء کا داخلہ 24 تا 25 مارچ (نوٹ) داخلہ فارم ادارہ کے آفس سے 7 مارچ سے حاصل کئے جا سکیں گے۔
مینیجر
الصادق ماڈرن نرسری (پری) سکول ربوہ

پلاٹ برائے فروخت

12/2 دارالیمن شرقی بنام ڈاکٹر پیر فضل الرحمن آف سانگھڑ سندھ رقبہ پلاٹ 15 مرلے - 1 کنال
رابطہ کیلئے
پیر خلیل الرحمان بیت الفضل سانگھڑ سندھ
پوسٹ کوڈ 68100 ☎ 41257-02346
42779
20/17 دارالرحمت وسطی ربوہ ☎ 55399

جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات

ہر قسم کی جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات، مدر ٹنکچرز، پوٹنسیاں، بائیوکیمک ادویات گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک اور ہومیوپیتھک کتب کی بارعایت خریداری کا مرکز
خالی ڈبیاں اور ڈراپرز بھی دستیاب ہیں۔ 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
☎ 771 - 213156 ★ FAX (4524)212299: